کتاب نما

نقوش ' قرآن نمبر' جلد اول' جلد دوم۔ مدیر: جاوید طفیل۔ ناشر: ادارہ فروغ اردو' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۶۴۴' اور ۷۴۸۔ قیمت فی جلد: ۲۵۰ روپے۔

محمد طفیل مرحوم (وفات: ۵ جولائی ۱۹۸۶) نے نقوش کے متعدد یادگار خصوصی نمبر مرتب و شائع کیے' جن کی نوعیت زیادہ تر ادبی اور تاریخی تھی۔ مرحوم کو نقوش کے لیے کسی بھی موضوع پر معیاری مواد و لوازمے کی جمع و فراہمی میں خاص مہارت حاصل تھی' پھروہ اس کی تالیف و ترتیب کا ماہرانہ سلیقہ بھی رکھتے تھے۔ ان کے مرتبہ خاص نمبر ہماری علمی و ادبی تاریخ میں قیمتی اضافوں کی حیثیت رکھتے ہیں' خصوصاً (۱۳ جلدوں میں) ان کے آخری کارنامے رسولؐ نمبر کو تو سیرت نبیؐ کے موضوع پر ایک طرح کے دائرہ معارف کی حیثیت سے حاصل ہے۔

مرحوم نے رسولؐ نمبر کے بعد' قرآن نمبر کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی صاحب بتاتے ہیں کہ مارچ ۱۹۸۵ کی ایک ملاقات میں (جو مرحوم سے ان کی آخری دنیاوی ملاقات تھی) طفیل صاحب نے کہا: نقوش کے قرآن نمبر کی پہلی جلد' صاحب قرآن کے لیے مختص ہو گی --- (پھر مرحوم نے یہ ذمہ داری صدیقی صاحب کو سونپی)--- اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے قرآن نمبر کا خاکہ تیار کر لیا تھا اور غالباً عملاً بھی کچھ کام شروع کر دیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد' اس خاص نمبر کی تیاری و ترتیب کا بیڑا' مرحوم کے لائق فرزند جناب جاوید طفیل نے اٹھایا اور الولد سر لابیہ کے مصداق' انھوں نے حال ہی میں قرآن نمبر کی پہلی دو جلدیں اسی حسن ترتیب' جمالیاتی ذوق و اہتمام اور آب و تاب کے ساتھ شائع کی ہیں' جو مرحوم طفیل صاحب کا خاصا تھا۔

جلد اول چھے طویل مقالات پر مشتمل ہے: الٰہیات از محمد فارس برکات' ترجمہ: فتح محمد جالندھری۔ اللہ' اپنے کلام میں از ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی۔ قرآن کا تصور الٰہ از ابو الکلام آزاد۔ قرآن کا تصور خدا از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ۔ باری تعالیٰ' قرآنی دلائل کی روشنی میں از محمد عبدالسلام خاں۔ سورۃ الحمد کی تفسیر ربانی از مولانا محمد یٰسین ندوی۔ اللہ تعالیٰ' کلام رسولؐ میں از ڈاکٹر صلاح الدین عمری۔ دوسری جلد میں بھی چھے مقالات شامل ہیں۔ حمد باری تعالیٰ اور خلفاے راشدین از جمشید احمد ندوی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: حمد

اولیس از ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی۔ تفسیر سورۃ الحمد' عہد بہ عہد از مولانا یٰسین ندوی۔ اللہ تعالیٰ کی دو قرآنی صفات ا: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ الرحمٰن اور الرحیم کے تفسیری معارف از ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ اسماء حسنیٰ از مولانا مشتاق احمد تجاروی۔

عنوانات سے مضامین کی نوعیت و اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مقالات جامع' سیر حاصل اور تحقیق نوعیت کے ہیں اور بڑی محنت اور کد و کاوش سے تحریر کیے گئے ہیں۔ بعض مقالات بہت دلچسپ ہیں' مثلاً: مظہر صدیقی صاحب' جلد دوم میں شامل' اپنے مقالے میں بتاتے ہیں کہ متداول و مقبول تفاسیر قرآن میں بسملہ کی تفسیر صرف ایک جگہ سورہ فاتحہ سے قبل ملتی ہے حتیٰ کہ تمام (۱۱۴) سورتوں اور آیتوں کے درمیان ربط معنوی اور تسلسل مفہومی کے قائل مفسرین کرام بھی' بسملہ کی تفسیر صرف ایک جگہ کر کے فراغت پا لیتے ہیں اور بقیہ ۱۱۳ مقامات پر اس کی تفسیر' اس سورہ کے ربط و تناسب کے ساتھ نہیں کرتے' جس سے قبل بسملہ آتی ہے۔ صرف تین مفسرین ایسے ہیں جنھوں نے ہر نئی سورہ کے ساتھ بسملہ کی تفسیر بھی نئے انداز میں کی ہے جو' ان کے دعوے کے مطابق' اس سورۃ متعلقہ کے مناسب اور اس کے مضامین کے متعلق ہوتی ہے۔ یہ تین مفسر ہیں: امام قشیری' امام مہائمی اور امام بقاعی (ص ۶۳)۔ پھر مقالہ نگار نے ہر ہر سورہ کے ساتھ ان مفسرین کی تشریحات و تفسیر بسملہ کا تقابلی جائزہ لیا ہے اور ان کا الگ الگ مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔ کہیں ان پر تنقید بھی کی ہے' مثلاً یہ کہ قشیری' اکثر صوفیاے کرام کی طرح علماے کرام اور علم کے خلاف وہی تعصب و عصبیت رکھتے ہیں جو علما کو عرفان' محبت' جذبے' احساس' وجدان اور روح سے خالی اور علم کے رسمی حجابات میں مستور بتاتی ہے۔ عالم و عارف کا فرق ان کے ہاں نہ صرف نمایاں ہے بلکہ وہ ایک کو روح و عرفان سے خالی اور دوسرے کو اس کا حاصل بتاتے ہیں۔ حالاں کہ یہ قرآنی حقیقت کے خلاف ہے (ص ۱۳۰-۱۳۱)۔ مصنف نے تینوں مفسرین کے تفسیری رجحانات اور ان کے انفرادی و امتیازی اوصاف کی طرف بھی اشارے کیے ہیں۔

زیر نظر قرآن نمبر کو "دو نسلوں کی عاجزانہ کاوش" قرار دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ہر برس دو جلدیں چھاپنے کا پروگرام ہے اور تکمیل بہ شرط زندگی ۲۰۰۰ میں متوقع ہے۔ قرآن نمبر کا انگریزی ترجمہ بھی ۱۹۹۹ سے دستیاب ہو گا (دیباچہ جلد دوم)۔ یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ نقوش کے ۵۰ سالہ انتخاب پر مشتمل نقوش کا گولڈن جوبلی نمبر بھی ۱۹۹۹ میں چھپنا شروع ہو جائے گا۔ اس کی کل سات جلدیں ہوں گی۔ زیر نظر جلدوں کا اہتمام صوری بھی لائق داد ہے۔ قیمت بہت ہی مناسب ہے۔

ادارہ دعاگو ہے کہ خدا جاوید طفیل صاحب کے نیک عزائم میں برکت دے' اور انھیں قرآن نمبر کا منصوبہ بہ حسن و خوبی مکمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

حسنت جمیع خصالہ' طالب الہاشمی۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۵۷۲۔
قیمت: ۲۵۰ روپے۔

زیر نظر کتاب کے دیباچے میں مولانا عبدالوکیل علوی لکھتے ہیں: "جناب محمد یونس طالب الہاشمی ان خوش قسمت اور خوش بخت انسانوں میں سے ہیں' جنھیں خالق کائنات کی خصوصی مہربانی اور نظرکرم کی بدولت سیرت صحابہؓ پر ہزارہا صفحات سپرد قلم کرنے کے ساتھ سیرت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی اپنے قلم کو جنبش دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بلاشبہ یہ سعادت اور خوش بختی قابل رشک ہے"۔

سیرت نبویؐ' اسوہ صحابہؓ اور مشاہیر و اکابر کے سوانح حیات پر بلاتکان ایک تسلسل کے ساتھ لکھتے چلے جانا اور درجنوں کتابیں تیار و شائع کر دینا' بلاشبہ جناب طالب الہاشمی جیسے فاضل مورخ و مصنف کی خوش بختی کی دلیل ہے۔ سیرت و سوانح نگار کی حیثیت سے ان کا نام اور شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ سیرت نگاری کے خاص شعبے میں انھیں جو مہارت اور اختصاص حاصل ہے' وہ ان کی ایک ایک تصنیف سے ظاہر و عیاں ہے۔ موصوف نے بہ فضلہ تعالیٰ' تن تنہا اداروں اور اکادمیوں کا کام انجام دیا ہے: ایں سعادت بزور بازو نیست۔

زیر نظر کتاب' سیرت نبویؐ پر ان کے مقالات کا مجموعہ ہے۔ خیر مجسم' رحمت عالم' رسول اکرمؐ کا زہد و قناعت' رسولؐ رحمت کی نظافت پسندی' رحمت عالمؐ کا جانوروں پر رحم' خیرالبشرؐ کی شان جود و سخا' طبقہ نسواں کے محسن اعظمؐ' رحمت عالمؐ کی شان جہانبانی' رحمت عالمؐ کی شگفتہ مزاجی' گھریلو زندگی' شجاعت نبویؐ' صاحب جوامع الکلم وغیرہ وغیرہ--- جیسا کہ ان عنوانات سے اندازہ ہوتا ہے' ان مضامین میں (جو مختلف اوقات میں اور مختلف مواقع پر تحریر کیے گئے) رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے بیشتر اہم پہلو آگئے ہیں۔ مضامین کا بیشتر حصہ واقعات و فرمودات نبویؐ پر مشتمل ہے۔ جناب مولف نے اپنی جانب سے جو تبصرے کیے ہیں' وہ مختصر مگر جچے تلے اور برمحل ہیں۔ زیادہ تر قرآنی آیات اور مستند احادیث کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اس سے متعلقہ موضوع جامعیت و صحت اور استناد کے ساتھ واضح ہوگیا ہے اور آپؐ کی دل کش و دل نواز تصویر سامنے آتی ہے۔ عبدالوکیل علوی صاحب کے بقول: "فاضل مولف نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل' خصائل' شمائل اور اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر ایسے بلیغ اور عام فہم انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ قاری کے دل میں جہاں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت و عقیدت کے جذبات موج زن ہو جاتے ہیں' وہاں حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانے کا داعیہ بھی پیدا ہوتا ہے"۔

امید ہے، اردو میں سیرت نبویؐ کے ذخیرہ کتب میں، زیرنظر کتاب ایک وقیع اور قابل قدر اضافہ شمار ہوگی۔ (ر۔ ہ)

حجیّت سنّت، عبدالغنی عبدالخالق۔ مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی (پاکستان) اسلام آباد۔ صفحات: ۷۰۰۔ قیمت: درج نہیں۔

قرآن مجید اور حدیث، شریعت اسلامیہ کے بنیادی ماخذ ہیں۔ اسلام کی تعلیمات، قرآن کریم اور حدیث سے مل کر ہی مکمل ہوتی ہیں۔ چونکہ قرآن سے انکار آسان نہیں اس لیے گمراہ فرقوں نے حدیث کو حجت شرعی ماننے سے انکار کر دیا اور اسے قرآن مجید سے جدا کرنے کی کوشش کی۔ انکار حدیث کا فتنہ اول دوسری صدی ہجری میں اٹھا، جس کے بانی خوارج اور معتزلہ تھے۔ سب سے پہلے امام شافعیؒ نے اس گمراہ فرقے کی تردید فرمائی، پھر علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے خاص اس موضوع پر مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ کے عنوان سے ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی۔

تیرھویں صدی ہجری (انیسویں صدی عیسوی) میں اس فتنے نے دوبارہ سر اٹھایا۔ عالم عرب کے علاوہ برعظیم پاکستان و ہند بھی اس کی لپیٹ میں آگیا۔ انکار حدیث کا فتنہ اپنے نتائج کے اعتبار سے انتہائی خطرناک تھا۔ اس لیے علماے امت کی کاوشوں سے منکرین حدیث کے رد میں اس موضوع پر ایک بیش بہا علمی ذخیرہ جمع ہوگیا۔ جن میں تدوین حدیث از مولانا مناظر احسن گیلانی، حجیت سنت از مولانا ادریس کاندھلوی، ترجمان السنۃ از مولانا بدر عالم میرٹھی اور سنت خیر الانام از پیر کرم شاہ الازہری قابل ذکر ہیں۔ پھر سنت کی آئینی حیثیت میں مولانا مودودی نے جس مدلل اور شان دار طریقے سے سنت نبویؐ کی مدافعت کی اور اس مسئلے کو جس واضح اور منقح شکل میں پیش کیا، موجودہ زمانے میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اسی طرح عالم عرب میں بھی منکرین حدیث کے شبہات و اعتراضات کے جواب میں، متعدد علما نے بڑی عمدہ تحقیقی کتب تصنیف فرمائیں۔ ان میں السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی از ڈاکٹر مصطفیٰ سباعیؒ، علوم الحدیث ومصطلحہ از ڈاکٹر صبحی صالح، السنۃ قبل التدوین از ڈاکٹر عجاج الخطیب، دراسات فی الحدیث النبویؐ از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ الاعظمی اور دفاع عن السنۃ از ڈاکٹر محمد ابو شبہ زیادہ اہم ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب حجیت سنت اس موضوع پر بہت عمدہ اضافہ ہے۔ فاضل مصنف نے جامعہ ازہر کے کلیۃ الشریعۃ میں اسی موضوع کو تخصص کے لیے منتخب فرمایا اور اس وقت کے مشہور منکر حدیث ڈاکٹر توفیق صدیقی کے مقالے الاسلام ھو القرآن وحدہ اور محمد اسحاق النشاشیبی کی کتاب الاسلام الصحیح کے حوالے سے حجیت سنت پر اعتراضات کے مدلل جوابات دیے۔

کتاب کا بنیادی موضوع سنت رسولؐ کے صحیح مقام اور مرتبے کا تعین ہے۔ مصنف نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ دلائل و براہین کی روشنی میں "حجیت سنت" کا اثبات کیا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمے اور چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کا اہم اور طویل ترین باب (ص ۱۰۷ تا ۳۱۵) عصمت انبیا پر ہے جس میں مصنف نے سنت کی حیثیت کو عصمت انبیا کے تصور سے مربوط کیا ہے۔ یہ کہنا شاید مبالغے پر مبنی نہ ہو کہ یہ بحث جتنی تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں پیش کی گئی ہے وہ موجودہ دور کی شاید ہی کسی اور تصنیف میں نظر آئے۔

پوری کتاب میں نہایت اعلیٰ تحقیقی انداز اختیار کیا گیا ہے، حوالہ جات و حواشی کا اہتمام ہے اور ہرباب کے آخر میں ماخذ و مصادر کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ مصنف نے قدیم و جدید ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے مکمل تفصیل مہیا کی ہے، اور ہر مسئلے میں مذاہب اربعہ کی آرا کو بھی بیان کیا ہے۔ اس وقیع علمی تصنیف کا ترجمہ رواں اور سلیس ہے اور اس پر نظرثانی ڈاکٹر احمد حسن اور ڈاکٹر میاں محمد صدیق نے کی ہے۔ یہ ایک علمی اور فقہی کتاب ہے۔ اور اس کی ایک اہم خوبی اس کا "اشاریہ" بھی ہے۔ کتاب سفید کاغذ پر عمدگی سے چھاپی گئی ہے مگر قرآنی آیات پر اعراب سے گریز اور کتابت کی اغلاط کی کثرت افسوس ناک ہے۔ (حافظ محمد سجاد)

تعلیم کے بنیادی مباحث، ڈاکٹر وحید قریشی۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، بلاک ۱۹، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات: ۲۰۳۔ قیمت: درج نہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی جیسی ہمہ جہت شخصیت کی تصنیف پر رائے زنی بھی "جسارت" کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی عمر، تعلیم و تفکر کے دشت ناپیدا کنار کی سیاحی میں گزری۔ یہ کہنا شاید بے جا نہیں کہ ایک استاد اور مفکر تعلیم کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب کا نام کشت علم کی سیرابی کرنے والے اساتذہ میں سرفہرست ہے۔

تعلیم کے بنیادی مباحث پاکستان کے مخصوص نظریاتی، معاشرتی اور سماجی تقاضوں کے تناظر میں تعلیم کی اہمیت اور اس کی عملی صورت گری کے متنوع پہلوؤں سے بحث کرنے والی نہایت ہی وقیع اور قابل قدر کتاب ہے۔ معروف اسکالر پروفیسر سلیم منصور خالد نے ڈاکٹر صاحب کے تیرہ مقالات کو بڑی خوب صورتی سے بعض ذیلی عنوانات (نظریاتی پہلو، اقبالیات اور پاکستان کے تعلیمی مسائل) کے تحت مرتب کیا ہے۔ تینوں ذیلی عنوانات نہ صرف باہم مربوط ہیں بلکہ ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہیں کہ انھیں ایک اکائی یا وحدت کی شکل دے کر ہی پاکستان جیسی اسلامی ریاست کا تصور تعلیم تشکیل پاتا ہے۔ ہم اسے نظریہ، تفسیر، اور تعبیر کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام ہی وہ فکری و روحانی سرچشمہ ہے جس

سے تعمیر انسانیت کا بنیادی فلسفہ پھوٹتا ہے۔ اقبال نے اس نظریے کے مختلف پہلوؤں کی مفکرانہ تفسیر کے ذریعے ایک جامع، صحت مند اور متوازن تصور تعلیم کے خدوخال پیش کیے۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے ان دو بنیادی ماخذ سے کسب فیض کرتے ہوئے عہد جدید کے عصری تقاضوں کی روشنی میں پاکستان کے تعلیمی مسائل کی گرہ کشائی کی ہے۔ یوں زیر نظر کتاب فلسفیانہ اور نظری مباحث تک محدود نہیں رہتی بلکہ عہد حاضر کے عملی مسائل کا بھی بھرپور تجزیہ کرتی اور پاکستان کے نظام تعلیم کی عملی صورت گری کی راہیں سجھاتی ہے۔

گذشتہ کئی برسوں میں تعلیم کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں یہ انتہائی معتبر اضافہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب، اساتذہ، طلبہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل دانش کے لیے نہایت مفید ثابت ہو گی۔ **(ڈاکٹر مشتاق الرحمان صدیقی)**

قائداعظم محمد علی جناحؒ، سیاسی و تجزیاتی مطالعہ، محمد سلیم۔ ناشر: قومی پبلشرز، ۵۰ لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۴۰۸۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

اس میں شبہ نہیں کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ برعظیم کے ان گنے چنے افراد میں سے تھے جنھوں نے برعظیم کی سیاسی تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کیے اور ان کی قائدانہ جدوجہد بیسویں صدی کے وسط میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کو وجود میں لانے کا سبب بنی۔ بہ قول مصنف وہ: "جہد مسلسل، غیر معمولی دیانت اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں" (ص ۲۷) کا پیکر تھے اور علامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۷ء میں بجا طور پر انھیں لکھا تھا کہ آج ہندستان میں آپ ہی وہ واحد مسلمان ہیں جن کی ذات سے مسلمان قوم اس طوفان میں محفوظ راہنمائی کی توقع رکھ سکتی ہے، جو شمال مغربی ہند بلکہ شاید پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے۔ قائداعظمؒ کی سب سے بڑی خوبی ان کا اجلا اور مضبوط کردار ہے۔ وہ ایک بااصول شخصیت تھے۔ دادا بھائی نوروجی جیسے پارسی اور گوکھلے جیسے کانگریسی راہنماؤں نے بھی ان کی مدبرانہ شخصیت اور دیانت دارانہ کردار کا اعتراف کیا۔ زیر نظر کتاب قائداعظمؒ کی زندگی کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہے۔

قائداعظمؒ کی بصیرت، عزم صمیم اور غیر معمولی محنت نے انھیں کامیابی سے ہم کنار کیا۔ ان کی صحت اچھی نہیں تھی، خصوصاً آخری دس برسوں میں تو وہ بیمار ہی رہے مگر انھوں نے ہمیشہ کام کو آرام پر ترجیح دی۔ جب ایک بار ان کی بہن فاطمہ جناح نے اصرار کیا کہ اتنا زیادہ کام نہ کریں تو کہنے لگے: کیا تم نے کبھی یہ سنا ہے کہ کوئی جنرل اس وقت چھٹی پر چلا گیا ہو جب اس کی فوج میدان جنگ میں اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہو؟

قائداعظمؒ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حصول پاکستان کے لیے، ان کی جدوجہد کے مقاصد کیا تھے اور وہ کس قسم کا پاکستان چاہتے تھے؟ مصنف نے کتاب کے آخری حصے میں اس پر بھی بحث کی ہے۔ انھوں نے قائداعظمؒ کی ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ کی تقریر کا حوالہ دیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا: "میں ان لوگوں کو نہیں سمجھا' جو دیدہ و دانستہ شرارت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ انھیں جان لینا چاہیے کہ اسلامی اصول آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح ۱۳ سو سال پہلے تھے"۔ چنانچہ زیر نظر کتاب کے مصنف پروفیسر محمد سلیم بجا طور پر کہتے ہیں کہ قیام پاکستان کا مقصد صرف ہندو غلبے سے نجات حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ اس جدوجہد کا مقصد ایک سچی اسلامی سوسائٹی کا قیام تھا تاکہ انصاف، جمہوری مساوات اور سماجی بہبود کا نظام قائم ہو۔ اس نقطہ نظر سے ہم آج قائداعظمؒ کی قائم کردہ مملکت پاکستان پر نظر ڈالیں تو ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات ہر پاکستانی کے لیے عموماً اور ان لوگوں کے لیے خصوصاً ایک لمحہ فکریہ ہے جو قائداعظمؒ کی وراثت اور ان کے پیروکار ہونے کے دعوے دار ہیں، بہ طور خاص سیاست و حکمرانی میں۔

یہ کتاب صرف محمد علی جناح کی شخصیت ہی کا احاطہ نہیں کرتی بلکہ ایک پورے عہد اور اس میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں، مختلف جماعتوں اور سیاست دانوں کے کردار اور جدوجہد آزادی پر ان کے اثرات کی تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ ایک ایسی تصویر جسے مصنف نے وسیع تر اردو اور انگریزی ماخذ کے ذریعے اس کاوش و ژرف نگہی کے ساتھ اور تصنیفی مہارت سے مرتب کیا ہے جس طرح قبل ازیں، وہ دلدادشکوہ (تبصرہ: ترجمان، نومبر ۱۹۹۶) تصنیف کر چکے ہیں۔ (ر - ہ)

مجلہ حریم، مجلس ادارت: بشریٰ تسنیم، شاہدہ اکرام، روبینہ ناز۔ ناشر: حریم ادب پاکستان، ۱۸ نشتر کالونی، ملتان۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

اہل قلم خواتین میں بھی ایک حلقہ ایسا ہے جو ادب برائے ادب کے بجائے ادب برائے زندگی کا قائل ہے۔ اس حلقے نے ۱۹۵۲ میں "حریم ادب" کے نام سے ایک انجمن قائم کی تھی جس کے تحت مختلف شہروں میں ادبی مجالس کا انعقاد ہوتا رہا۔ زیر نظر شمارہ انھی ادبی محفلوں میں پیش کردہ نگارشات کا منتخب مجموعہ ہے۔

ان مجالس میں کہنہ مشق خواتین قلم کاروں کے ساتھ ساتھ نوآموز خواتین و طالبات قلم کاروں کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی رہی ہے۔ پہلے رسالہ عفت ان کی ترجمانی کرتا رہا، اب حریم ادب نے یہ فریضہ سنبھالا ہے۔ رسالے میں شامل نگارشات کو مقالہ جات، نظم و غزل، حقیقت و افسانہ اور گوشہ کشمیر کے عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تحریروں میں مسائل کو بالخصوص خواتین کے حوالے سے اجاگر کیا گیا

ہے اور ان مسائل میں خواتین کو ایک مثبت طرز فکر دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ابتدائی مضامین میں ادب اور اسلام کے حوالے سے مختلف پہلوؤں سے فکری و عملی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔ "گوشہ کشمیر" میں مضامین اور افسانوں کے ذریعے سے اس مسئلے کی شدت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ رسالے کے آخر میں حریم ادب پاکستان کا دستور بھی شامل ہے۔ رسالے کی اشاعت کو باقاعدہ بنا دیا جائے تو اس کی افادیت دوچند ہو سکتی ہے۔ محترم قاضی حسین احمد صاحب نے اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ ادارہ' نگارشات کو اصلاحی' پاکیزہ اور اسلامی ادب کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد قارئین تک پہنچانے کا اہتمام کرتا رہے۔ (زبیدہ جبیں)

مطبوعات موصولہ

☆ گل دستہ ' محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ' ۱۱۸۶ پیپلز کالونی' لطیف آباد نمبر ۴' حیدر آباد۔ صفحات: ۲۳۱۔ قیمت: ۵۰ روپے۔ [۴۲ "مصلحین و ارباب دعوت' محققین و ارباب قلم' اصحاب علم و دانش اور ارباب تحریک" کا تعارف اور مولف کے نام ان کے خطوط کی روشنی میں ان کی فکر' دلچسپیوں اور سرگرمیوں کا ذکر' ان پر مولف کے دردمندانہ تبصرے اور دعوت و غلبہ دین کے لیے مثبت تجاویز--- محمد موسیٰ بھٹو نے اصلاح احوال کے لیے اپنے مخلصانہ جذبات کا دردمندانہ اظہار خیال کیا ہے]۔

☆ پندرہ روزہ الشریعہ ' مدیر: ابو عمار زاہد الراشدی۔ ناشر: الشریعہ اکادمی' مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ۔ صفحات: ۲۲۔ قیمت: ۵ روپے۔ ["وحدت امت کا داعی اور غلبہ اسلام کا علم بردار" یہ رسالہ اب ہر پندرھویں دن بڑی تقطیع پر شائع ہوا کرے گا۔ سال رواں کی پہلی تاریخ سے "انٹرنیٹ کے نقار خانے میں "الشریعہ" کی آواز" بھی شامل ہو گئی ہے۔ معلومات افزا مضامین' تبصرے' تجزیے اور خبریں۔ بنیادی ہدف: "اسلامائزیشن"]۔

☆ پھول ' مرتبہ: غلام عباس۔ ناشر: فضلی سنز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۲۷۸۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔ [بچوں کے معروف رسالے پھول (۱۹۰۹ تا ۱۹۵۷) کے مضامین' کہانیوں' ڈراموں' نظموں اور لطیفوں کا یہ انتخاب ۱۹۶۳ میں چھپا تھا' زیر نظر دوسری خوب صورت اشاعت' بچوں کے لیے عمدہ تحفہ ہے]۔

ضابطہ : کتاب نما

(1) براہ کرم تبصرے کے لیے کتاب یا رسالے کے دو نسخے روانہ کیجیے۔
(2) ادارہ' تبصرے کے لیے موصول ہونے والی ہر کتاب پر تبصرہ شائع کرنے کا پابند نہیں ہے۔
(3) کسی کتاب کے ساتھ' مصنف یا ناشر کی طرف سے مرسلہ تبصرے شائع نہیں کیے جاتے۔

(مدیر)